سلسلہ رسائلِ درسِ سیرت، رسالہ نمبر:26

رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری

مرتب: علامہ راشد علی عطاری مدنی
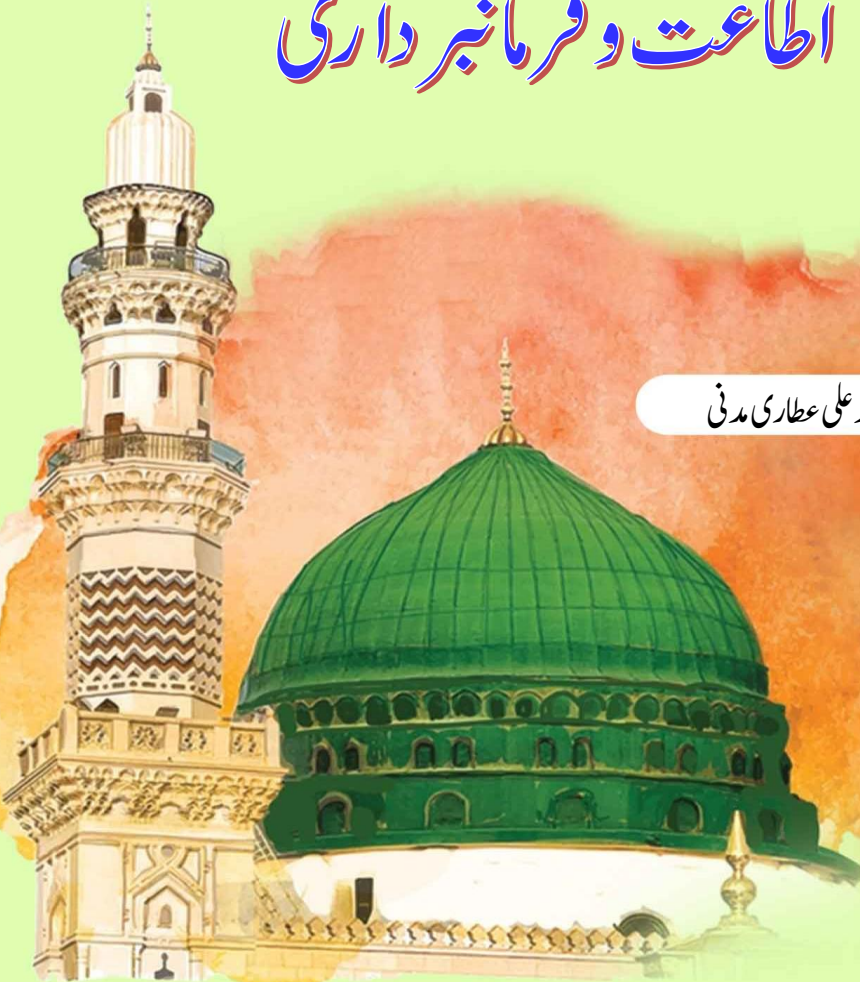
ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

درسِ سیرت کے رسائل کا چھبیسواں عنوان

مرتب

مولانا ابوالنّور راشد علی عطاری مدنی

پیشکش: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹر نیشنل

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے

اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(مُستطرَف، ج۱، ص۴۰، دارالفکر بیروت)

(اوّل آخر ایک بار دُرود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب : رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اطاعت و فرمانبرداری

مرتب : علامہ ابو النّور راشد علی عطاری مدنی

صفحات : 22

اشاعت اوّل: اکتوبر 2023 (ویب ایڈیشن)

پیشکش : ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ، انٹرنیشنل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت و فرمانبرداری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

الصلوۃ والسلام علیك یا رسول الله

نوٹ: یہ درس دعوتِ اسلامی کی بیانات والی ایپ سے تیار کیا گیا۔

سونے کی انگوٹھی نہ اُٹھائی

حضرت سَیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شَخْص کے ہاتھ میں سونے کی اَنگوٹھی دیکھی۔ آپ نے اس کے ہاتھ سے نکال کر پھینک دی اور فرمایا: "کیا تم میں سے کوئی یہ چاہتا ہے کہ آگ کا اَنگارا اپنے ہاتھ میں رکھے؟" جب رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لے گئے، تو لوگوں نے اس شَخْص سے کہا: تم اپنی انگوٹھی اُٹھالو اور اسے (بیچ کر) اس سے فائدہ اُٹھاؤ۔ اس نے جواب دیا: نہیں! جب رَسُوْلُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پھینک دیا ہے، تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! میں اسے کبھی نہیں اُٹھاؤں گا۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب اللباس، باب الخاتم، الحدیث: ۴۳۸۵، ج ۲، ص ۱۲۳)

دیکھا آپ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان، نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کیسے مُطیع

وفرمانبردار تھے کہ اگر وہ صحابی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ چاہتے تو انگوٹھی اُٹھا کر اپنے اِستعمال میں لاسکتے تھے، مگر اِطاعتِ رسول کے کامل جذبے نے یہ گوارا نہ کیا کہ جس چیز کو رسولِ خُدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناپسند فرما کر دُور پھینک دیا، اسے دوبارہ ہاتھ لگائیں۔ یقیناً ہر مُسلمان کو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی طرح نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اِطاعت گُزار ہونا چاہیے، جن چیزوں سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع فرمادیا، ان سے بچتے رہیں اور جن کا حکم اِرْشاد فرمایا ہے، ہمیشہ ان کی پابندی کرتے رہیں، کیونکہ مُسلمانوں پر اللہ عَزَّ وَجَلَّ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اِطاعت واجب ہے، چُنانچہ پارہ 9 سُوْرَۃُ الْاَنْفال آیت نمبر 1 فرمانِ باری تَعالٰی ہے:

وَ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗۤ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ①
تَرْجَمَۂ کنز الایمان: اور اللہ و رسول کا حکم مانو اگر ایمان رکھتے ہو۔

حکیمُ الاُمَّت حضرت مُفْتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّ وَجَلَّ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اِطاعت میں فرق یہ ہے کہ رَبّ تَعَالٰی کی اِطاعت صِرف اس کے دیئے گئے حکم میں ہوگی، اس کے کاموں میں

اِطاعت نہیں ہو سکتی، لیکن حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِطاعت تین (3) چیزوں میں کی جائے گی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کیے گئے کاموں میں، بیان کردہ فَرامین میں اور آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے جو کام ہوا اور حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے منع نہ فرمایا، اس میں بھی اِطاعت ہو گی۔ یعنی مُصْطَفٰے کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جو فرمادیا، اس کو مانو، حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے جو کچھ خُود کرکے دکھایا اسے بھی مانو! اور جو کسی کو کرتے ہوئے دیکھ کر منع نہ فرمایا اسے مانو! مزید فرماتے ہیں: رَسُوْل اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت کا حکم فرمانے سے یہ نہ سمجھا جائے کہ اگر حُضُور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی اِطاعت نہ کی گئی تو اُن کا کچھ نُقْصان ہو گا، وہ تو اپنا فرضِ تبلیغ اَدا فرما چکے، اب نہ ماننے اور اطاعتِ مُصْطَفٰے نہ کرنے کا وَبال تم پر ہے۔

(شانِ حبیب الرحمان، ص۶۶، ملخصاً، ملتقطاً)

اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے انسانوں کو زِندگی گُزارنے اور دُنیا وآخرت کی کامیابی پانے کیلئے اپنی اور اپنے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اِطاعت وفرمانبرداری کا حکم دیا ہے اور ساتھ ہی یہ اِختیار بھی دیا ہے کہ اَحکامِ اِلٰہی پر عمل کرتے ہوئے اس کے مُطیع وفرمانبرار بندے بن کر چاہیں تو جنَّت کی اَبدی نعمتوں سے لُطف اُٹھائیں یا اس کی نافرمانی کے مُرتکب ہوکر جہنَّم کے حقدار

ٹھہریں۔ لہٰذا دُنیا و آخرت میں سُرخرو (کامیاب) ہونے کیلئے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاکیزہ کردار کو اَپنانے ہی میں عافیت ہے، کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مُبارَک زِندگی ہمارے لئے بہترین نُمُونۂ عمل ہے۔ چُنانچہ پارہ 21، سُوْرَۃُ الْاَحْزاب آیت 21 میں اِرْشاد ہوتا ہے۔

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ
تَرْجَمۂ کنزالایمان: بیشک تمہیں رَسُولُ اللہ کی پیروی بہتر ہے۔

مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرت مُفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تفسیر "نُوْرُالْعِرْفان" میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں: معلوم ہوا کہ حُضُور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی زِندگی شریف سارے اِنسانوں کے لیے نمونہ ہے، جس میں زِندگی کا کوئی شُعْبہ باقی نہیں رہتا اور یہ بھی مطلب ہو سکتا ہے کہ رَبّ (تَعالٰی) نے حُضُور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی زِندگی شریف کو اپنی قُدرت کا نمونہ بنایا۔ کاریگر نمونہ پر اپنا سارا زورِ صَنعَت صرف کر دیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ کامیاب زِندگی وہی ہے جو اُن کے نَقْشِ قدم پر ہو، اگر ہمارا جینا، مرنا، سونا، جاگنا حُضُور

(صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کے نَقشِ قدم پر ہو جائے تو یہ سارے کام عبادت بن جائیں۔

(نور العرفان، پ ۲۱، الاحزاب، تحت الآیۃ: ۲۱، ص ۶۷۱)

معلوم ہوا کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی حیاتِ مُبارَک ہمارے لئے مَشْعلِ راہ ہے، لہٰذا مُسلمان اور سچے غُلام ہونے کے ناطے ہم پر لازِم یہ ہے کہ تمام مُعاملات میں نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اِطاعت و پیروی کریں اور آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی سُنّتوں پر مضبوطی سے عمل کرتے ہوئے زندگی بسر کریں کہ یہی ہماری نَجات کا ذریعہ ہے۔ اس ضمن میں دو(2) فرامینِ مُصْطَفٰے سماعت فرمایئے:

1. مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَ مَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی، یعنی جس نے میرا حکم مانا، وہ جنَّت میں داخل ہو گیا اور جس نے میری نافرمانی کی وہ اِنکار کرنے والا ہو گیا۔ (بخاری، ۴/۴۹۹، حدیث: ۷۲۸۰)
2. تم میں سے کوئی اس وَقْت تک (کامل) مومن نہیں ہو سکتا، جب تک کہ اس کی خواہش میرے لائے ہوئے کے تابع نہ ہو جائے۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام... الخ، ج۱، ص ۵۴، الحدیث: ۱۶۷)

لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اَقْوال، اَفْعال، اَخْلاق

وعادات کا بغور مُطالَعہ کرکے اپنی زِندگی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اِطاعت اورآپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی سُنَّتوں پر عمل کرتے ہوئے گُزاریں۔ مُفسرِ شہیر، حکیمُ الاُمَّت مُفْتی احمد یار خان رحمۃ اللہ علیہ اِطاعتِ خُدا اور اِطاعتِ مُصْطَفٰے کی اَہَمِیَّت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: انسان کو قُدرت نے دو قسم کے اَعضاء دیئے ہیں، ایک ظاہری، دوسرے چُھپے ہوئے۔ ظاہری عُضو تو صُورت چہرہ، آنکھ، ناک، کان وغیرہ ہیں اور چُھپے ہوئے عُضو دل، دماغ، جگر وغیرہ ہیں۔ مُسلمان کامل اِیمان والا جب ہو سکتا ہے کہ صُورت میں بھی مُسلمان ہو اور دل سے بھی یعنی اسلام کا اس پر ایسا رنگ چڑھے کہ صُورت اور سیرت دونوں کو رنگ دے، دل میں اللہ تَعَالٰی اور رَسُوْل اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اِطاعت کا جذبہ موجیں ماررہا ہو، اس میں ایمان کی شمع جَل رہی ہو اور صُورت ایسی ہو جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ! کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو پسند تھی یعنی مُسَلمان کی سی ہو۔ اگر دل میں ایمان ہے مگر صُورت غیر مُسلم کی سی تو سمجھ لو کہ اسلام میں پورے داخل نہ ہوئے، سیرت بھی اچھی بناؤ اور صُورت بھی۔

اسلامی شکل اور اسلامی لباس میں اتنے فائدے ہیں (۱) گورنمنٹ نے ہزاروں محکمے بنادیئے ہیں، ریلوے، ڈاکخانہ، پولیس، فوج اور کچہری وغیرہ

اور ہر محکمے کیلئے وردی علیحدہ علیحدہ مقرر کردی کہ اگر لاکھوں آدمیوں میں کسی محکمہ کا آدمی کھڑا ہو تو صاف پہچان میں آجاتا ہے، اگر کوئی سرکاری نوکر اپنی ڈیوٹی کے وقت اپنی وردی میں نہ ہو تو اس پر جرمانہ ہوتا ہے، اگر بار بار کہنے پر نہ مانے تو فارغ کردیا جاتا ہے، اسی طرح ہم بھی محکمۂ اسلام اور سلطنتِ مُصْطَفوی اور حکومتِ الٰہیہ کے نوکر ہیں، ہمارے لئے علیحدہ شکل مقرر کردی کہ اگر لاکھوں کافروں کے بیچ میں کھڑے ہوں تو پہچان لئے جائیں کہ مصطفےٰ عَلَیْہِ السَّلَام کا غلام وہ کھڑا ہے، اگر ہم نے اپنی وردی چھوڑ دی تو ہم بھی سزا کے مُسْتَحِق ہوں گے۔ (۲) قدرت نے انسان کی ظاہری صورت اور دل میں ایسا رشتہ رکھا ہے کہ ہر ایک کا دوسرے پر اثر پڑتا ہے، اگر آپ کا دل غمگین ہے تو چہرہ پر اُداسی چھا جاتی ہے اور دیکھنے والا کہہ دیتا ہے کہ خیر تو ہے چہرہ کیوں اداس ہے؟ دل میں خوشی ہے تو چہرہ بھی سرخ و سپید (سفید) ہو جاتا ہے، معلوم ہوا کہ دل کا اثر چہرہ پر ہوتا ہے، اسی طرح اگر کسی کو دِق (یعنی ٹی.بی) کی بیماری ہے تو حکیم کہتے ہیں کہ اس کو اچھی ہوا میں رکھو اچھے اور صاف کپڑے پہناؤ، اس کو فلاں دوا کے پانی سے غسل دو، کہئے بیماری تو دل میں ہے یہ ظاہری جسم کا علاج کیوں ہو رہا ہے، اسی لئے کہ اگر

ظاہر اچھا ہو گا تو اندر بھی اچھا ہو جائے گا۔ تندرست آدمی کو چاہیے کہ روزانہ غسل کرے، صاف کپڑے پہنے، صاف گھر میں رہے تو تندرست رہے گا۔اسی طرح غذا کا اثر بھی دل پر پڑتا ہے۔غرض کہ ماننا پڑے گا کہ غذا اور لباس کا اثر دل پر ہوتا ہے، تو اگر کافروں کی طرح لباس پہنا گیا یا کفار کی سی صورت بنائی گئی تو یقیناً دل میں کافروں سے محبت اور مسلمانوں سے نفرت پیدا ہو جاوے گی، غرضیکہ یہ بیماری آخر میں مہلک(ہلاک کر دینے والی) ثابت ہوگی، اس لئے حدیثِ پاک میں آیا ہے "مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ" جو کسی دوسری قوم سے مشابہت پیدا کرے ،وہ ان میں سے ہے۔(المعجم الاوسط، الحدیث۸۳۲۷، ج۶، ص ۱۵۱) خُلاصہ یہ کہ مُسلمانوں کی سی صُورت بناؤ تا کہ مسلمانوں ہی کی طرح سیرت پیدا ہو۔(اسلامی زندگی، ص:۸۴ ملتقطاً)

یقیناً اطاعتِ مُصْطَفٰے کرتے ہوئے اپنے ظاہر و باطن کو اِسلام کے مُطابق کرنے میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اَقْوال، اَفْعال، حالات کا بغور مُطالَعہ کرکے اپنی زِنْدگی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سُنَّتوں پر عمل کرتے ہوئے گُزاریں، صحابۂ

کرام عَلَیۡہِمُ الرِّضۡوَان سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہر ہر سنّت پر عمل کی کوشش کیا کرتے تھے، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جس بات کا حکم نہ بھی دیا ہوتا، اس میں بھی پیروی کرتے تھے۔ چنانچہ

بات کرتے وقت مسکرایا کرتے

حضرت سَیِّدَتُنا اُمِّ دَرۡداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہا فرماتی ہیں کہ حضرت سَیِّدُنا اَبُودَرۡداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ جب بھی بات کرتے تو مُسکراتے۔ میں نے عرض کی: آپ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ) اس عادت کو تَرک فرما دیجئے، وَرنہ لوگ آپ کو اَحمق سمجھنے لگیں گے۔ تو حضرت سَیِّدُنا اَبُودَرۡداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ نے فرمایا: ”میں نے جب بھی رَسُوۡلُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بات کرتے دیکھا یا سُنا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مُسکراتے تھے۔“ (لہٰذا میں بھی اسی سُنَّت پر عمل کی نِیَّت سے ایسا کرتا ہوں)۔

(مسند احمد، مسند الانصار، باقی حدیث ابی الدرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ، ۸/۱۷۱، حدیث:۲۱۷۹۱)

پتلی پتلی گُلِ قُدس کی پتیاں
اُن لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
جس کی تسکیں سے روتے ہوئے ہنس پڑیں
اس تبسُّم کی عادت پہ لاکھوں سلام

سرکار کی پسند اپنی پسند

حضرت سیّدنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ ایک دَرْزی نے رَسُوْلُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی دعوت کی، (حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:) آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ میں بھی دعوت میں شریک ہو گیا، دَرْزی نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے روٹی، کدّو (لوکی شریف) اور گوشت کا سالَن رکھا۔ میں نے دیکھا نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم برتن سے کدّو شریف تلاش کر کے تناوُل فرمارہے ہیں (اس کے بعد آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اپنا عمل بتاتے ہوئے فرماتے ہیں) فَلَمْ اَزَلْ اُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ یَوْمِئِذٍ یعنی اس دن کے بعد سے میں کدّو شریف کو پسند کرتا ہوں۔ (بخاری، کتاب البیوع، باب ذکر الخیاط، ۲/۱۷، حدیث: ۲۰۹۲)

سُبْحٰنَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی پیروی کا کیسا جذبہ تھا کہ جس کام کا حکم بھی اِرْشاد نہیں فرمایا، پھر بھی یہ لوگ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ہر اَدا اَپنانے کا شوق رکھتے ہیں، پھر سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جس چیز کا حکم فرمایا کرتے، تو اس میں اِطاعت کا کیا عالَم ہو گا۔ آیئے! اس ضمن میں صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی اطاعتِ رسول سے مُتَعَلِّق پیارے پیارے چند واقعات سُنتے ہیں۔

حضرت عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کا فرمانِ رسول پر عمل:

ایک بار اُمُّ المُومنین حضرت سَیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کے پاس ایک سائل آیا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اُسے روٹی کا ایک ٹکڑا عطا فرمادیا، پھر ایک خُوش لباس شخص آیا تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا نے اسے بٹھا کر کھانا کھلایا۔ لوگوں نے اس فَرق کی وجہ پُوچھی تو آپ نے ارشاد فرمایا: رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان ہے "اَنْزِلُو النَّاسَ مَنَازِلَھُمْ" ہر شخص سے اس کے دَرَجے کے مُطابق برتاؤ کرو۔ (سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی تنزیل الناس منازلھم، الحدیث: ۴۸۴۲، ج۴، ص۳۴۳)

صحابیات کا اطاعت کا مقدس جذبہ:

ایک مُسلمان کو رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہر ہر حکم کی تعمیل کرنی چاہیے اور اپنے ہر عمل میں آپ کی اِتباع کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ حُضُور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان چونکہ مَحبَّتِ مُصْطَفٰے کے اَعْلٰی مَراتب پر فائز تھے، جبھی ان کا ہر عمل سُنَّتِ مُصْطَفٰے کے مُطابق ہوا کرتا اور وہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زَبانِ اَقْدس سے نکلے ہوئے فرمان پر لازِمی عمل کرتے۔ منقول ہے کہ ایک بار شہنشاہِ مدینہ، صاحبِ مُعطر پسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد سے باہر تشریف لائے تو

دیکھا کہ راستے میں مرد و عورتیں مل جل کر چل رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عورتوں سے مُخاطب ہو کر فرمایا: اِسْتَأْخِرْنَ فَاِنَّہُ لَیْسَ لَکُنَّ اَنْ تَحْقُقْنَ الطَّرِیْقَ یعنی پیچھے رہو! تم راستے کے درمیان سے نہیں گُزر سکتیں، عَلَیْکُنَّ بِحَافَّاتِ الطَّرِیْقِ، بلکہ ایک طرف ہو کر چلا کرو۔ اس کے بعد یہ حال ہو گیا کہ عورتیں اس قدر گلی کے کنارے سے چلتی تھیں کہ ان کے کپڑے دیواروں سے اُلجھ جایا کرتے تھے۔

(سنن ابی داود، باب فی مشی النساء مع الرجال فی الطریق، الحدیث: ۵۲۷۲، ج ۴، ص ۴۷۰)

بیان کردہ واقعے میں ہمارے لیے بہترین دَرْس مَوْجُود ہے کہ ان صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کو نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف ایک بار فرمایا "پیچھے رہو! تم راستے کے درمیان سے نہیں گزر سکتیں" تو اُنہوں نے اس حکم کی ایسی تعمیل کی کہ دیواروں سے لگ کر چلنے سے اُن کے کپڑے اَٹک جایا کرتے تھے۔

شادی کرلو:

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں اِطاعتِ رسول کا ایسا جذبہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کے ہر حکم پر آنکھیں بند کر لیا کرتے تھے، حضرت ربیعہ اَسْلَمی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ مجھے رَسُوْلُ اللہ ﷺ کی خِدْمت گُزاری کا شَرَف حاصل تھا، ایک دن نبیِّ کریم ﷺ نے اِرْشاد فرمایا: اے ربیعہ تم شادی کیوں نہیں کر لیتے؟ میں نے عرض کی یا رَسُوْلَ اللہ ﷺ میں شادی نہیں کرنا چاہتا، کیونکہ ایک تو میرے پاس اتنا مال واَسباب نہیں کہ ایک عورت کی ضروریات پُوری کر سکوں اور دوسرا یہ کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ کوئی چیز مجھے آپ سے دُور کر دے۔ نبیِّ کریم ﷺ نے مجھ سے اِعراض فرمایا اور میں خدمت کرتا رہا۔ کچھ عرصہ بعد آپ ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا: ربیعہ تم شادی کیوں نہیں کر لیتے؟ میں نے عرض کی یا رَسُوْلَ اللہ ﷺ میں شادی نہیں کرنا چاہتا، کیونکہ ایک تو میرے پاس اتنا مال واَسباب نہیں کہ ایک عورت کی ضروریات پُوری کر سکوں اور دوسرا یہ کہ مجھے یہ بات پسند نہیں کہ کوئی چیز مجھے آپ سے دُور کر دے، نبیِّ کریم ﷺ نے مجھ سے اِعْراض فرمایا، لیکن پھر میں نے سوچا کہ رَسُوْلُ اللہ ﷺ مجھ سے زِیادہ جانتے ہیں کہ دُنیا وآخرت میں میرے لیے کیا چیز بہتر ہے، اگر اب آپ ﷺ نے فرمایا تو کہہ دوں گا ٹھیک ہے، یا رَسُوْلَ اللہ آپ مجھے جو چاہیں حکم دیں۔ چُنانچہ جب

تیسری بار آپ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اِرشاد فرمایا کہ ربیعہ شادی کیوں نہیں کرلیتے ؟ تو میں نے عرض کی: کیوں نہیں، پھر نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے اَنصار کے ایک قبیلے کا نام لے کر فرمایا، ان کے پاس چلے جاؤ اور ان سے کہنا ! مجھے رَسُوْلُ الله صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے بھیجا ہے کہ فُلاں عورت سے میری شادی کردیں۔ چُنانچہ میں ان کے پاس گیا اور سرکار صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا پیغام سُنایا تو ان لوگوں نے بڑے پُر تپاک طریقے سے میرا اسْتقبال کیا اور کہنے لگے، نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کا قاصد اپنا کام کیے بغیر نہیں لوٹنا چاہیے۔ پھر اُنہوں نے اس عورت سے میرا نکاح کردیا اور خُوب شفقت و مہربانی سے پیش آئے اور کوئی دلیل بھی طلب نہیں کی۔

(المسند لامام احمد بن حنبل، حديث ربيعة بن كعب الاسلمى رضى الله عنه، حدیث:۱۶۵۷۷،ج۵،ص۵۶۹)

دیکھا آپ نے کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں اِطاعتِ رسُول کا کیسا جذبہ ہوا کرتا تھا کہ شادی جیسے نازُک مُعاملے میں بھی کوئی دلیل طلب کیے بغیر صرف رَسُوْلُ الله صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے پیغام کو سُنتے ہی اپنی لڑکی کی شادی، حضرتِ ربیعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے کردی۔ اس واقعے سے یہ درس ملا، ہم جس سے اپنے بچوں کی شادی کریں، اگرچہ غریب ہو، لیکن نماز، روزہ، سُنّتوں پر عمل اور

تقویٰ وپرہیز گاری جیسی صفات کا حامل ضرور ہونا چاہیے ۔ مگر افسوس ! ہمارے مُعاشرے میں صِرف حُسن و جمال اور مال و مَنال اور دُنیوی جاہ و جلال دیکھ کر شادی کر دی جاتی ہے اور ایسی شادی بار ہا خانہ بربادی کا باعِث بنتی ہے۔ لہٰذا شادی میں سیرت وکردار پر خُصُوصی نظر رکھنی چاہئے چُنانچہ، فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہے: جس نے کسی عورت سے اس کی عزت کی وجہ سے نکاح کیا، تو اللہ تعالیٰ اس کی ذِلَّت کو بڑھائے گا، جس نے عورت کے مال و دولت (کی لالچ) کی وجہ سے نکاح کیا، اللہ تَعالیٰ اس کی غُربت میں اِضافہ کریگا، جس نے عورت کے حَسَب نَسَب (یعنی خاندانی بڑائی) کی بِناپہ نکاح کیا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ اس کے گھٹیاپن کو بڑھائے گا اور جس نے صرف اور صرف اس لئے نکاح کیا کہ اپنی نظر کی حفاظت کرے، اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھے، یاصِلۂ رحمی (رشتہ داروں سے اچھا سُلُوک) کرے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے عورت میں برکت دے گا اور عورت کے لئے مَرد میں برکت دے گا۔"

(المعجم الاوسط: الحدیث ۲۳۴۲، ج ۲، ص ۱۸)

لہٰذا ہمیں بھی مال و دولت پانے اور دُنیوی فوائد حاصل کرنے کے بجائے دِینداری اور پرہیز گاری کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے دِینی اعتبار سے اچھے

لوگوں میں شادی کرنی چاہیے اور اپنی دُنیا و آخرت بہتر بنانے کیلئے تمام مُعاملات میں نبیِّ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اِطاعت کرنی چاہیے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اِطاعت و فرمانبرداری کا دَرس دیتے ہوئے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے زَمانۂ جاہلیت کی وہ تمام فُضول رَسْمیں ختم فرمادیں، جن پر عرصہ دراز سے عمل جاری تھا۔

چوتھے روز ہی خوشبو لگالی:

منقول ہے کہ دَورِ جاہِلیَّت میں کسی کے مر جانے پر کئی دنوں تک نَوحہ کرنا، سوگ مَنانا عام معمول تھا۔ یہاں تک کہ اِسلام سے پہلے عرب میں بیوہ عورت شوہر کے اِنتقال کے بعد ایک سال تک بُرے مکان، بُرے لباس میں رہتی اور تمام گھر والوں سے علیحدگی اختیار کرتی تھی۔(مرآۃ المناجیح، ۵/۱۵۱) اور یُوں ایک سال تک سوگ کیا کرتی تھی ۔ لیکن اسلام کے بعد تاجدارِ انبیا، سَروَرِ ہر دوسرا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شوہر کے علاوہ دیگر رِشتہ داروں کے (اِنتقال پر) سوگ کیلئے تین (3) دن مُقرَّر فرمائے۔(صحابۂ کرام کا عشقِ رسول: ۲۳۰) جبکہ بیوی اپنے شوہر کی وَفات پر عِدَّت کی مُدّت (چار مہینے دس دن) تک سوگ میں رہے گی۔ اَلبتّہ کسی قریبی (رِشتہ دار) کے مر جانے پر عورت کو تین دن (3) تک سوگ کرنے کی اِجازت ہے اس سے زائد کی (اِجازت) نہیں۔(ردالمحتار، کتاب الطلاق،

فصل فی الحداد، ج۵، ص۲۲۳)

تین (3) دن سے زِیادہ سوگ مَنانے کی یہ رَسم زمانۂ جاہِلیَّت میں اگرچہ طویل عرصے سے رائج تھی لیکن جب رَسُوْلُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے منع فرمادیا، تو صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُنَّ کا اس پر عمل کرنا مثالی تھا۔ چُنانچہ جب حضرت زینب بنتِ جحش رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے بھائی کا اِنتقال ہوگیا، تو چوتھے دن اُنہوں نے خوشبو لگائی اور کہا کہ مجھ کو خُوشبو کی ضرورت نہ تھی، لیکن میں نے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے مِنْبَر پر سُنا ہے کہ کسی مُسلمان عورت کو شوہر کے سِوا تین (3) دن سے زِیادہ کسی کا سوگ جائز نہیں، اس لئے یہ اسی حکم کی تعمیل تھی۔ (سنن ابی داود، کتاب الطلاق، باب احدادالمتوفی عنها زوجها، الحدیث: ۲۲۹۹، ج۲، ص۴۲۲) اسی طرح جب حضرت اُمِّ حبیبہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا کے والد کا انتقال ہوا تو اُنہوں نے تین (3) روز کے بعد اپنے رُخساروں پر خُوشبو ملی اور کہا! مجھے اس کی ضرورت نہ تھی، صرف اس حکم کی تعمیل مقصود تھی۔

(سنن ابی داود، کتاب الطلاق، باب احداد المتوفی عنہا زوجھا، الحدیث: ۲۲۹۹، ج۲، ص۴۲۲)

آیئے! اِطاعتِ مُصطفٰے کا جَذبہ پیدا کرنے کی سچی نِیَّت سے چند فرامینِ مُصطَفٰے سُنتے ہیں:

فضائل پر مُشتمل فرامینِ مُصطفٰے:

(1) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے زِیادہ پسندیدہ کام، نماز کو اس کے وَقت پر اَدا کرنا اور والِدَین سے نیکی کرنا ہے۔ (الجامع الصغیر:۱/۱۸، حدیث:۱۹۶)

(2) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک فرائض کے بعد سب سے زِیادہ پسندیدہ کام کسی اسلامی بھائی کے دل میں خُوشی داخل کرنا ہے۔ (الجامع الصغیر:۱/۱۹، حدیث:۲۰۰)

(3) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک سب سے پسندیدہ گھر وہ ہے، جس میں یتیم کو عزّت دی جاتی ہو۔ (الجامع الصغیر:۱/۲۰، حدیث:۲۱۹)

(4) کوئی اپنے مُسلْمان بھائی کو اس سے زیادہ اَفْضل فائدہ نہیں دے سکتا کہ اسے کوئی اچھی بات پہنچے تو وہ اپنے بھائی کو پہنچا دے۔ (جامع بیان العلم وفضلہ، باب دعاء رسول اللہ لمستمع العلم وحافظہ ومبلغہ، الحدیث:۱۸۵، ص۶۲)

(5) اچھی بات کے علاوہ اپنی زبان کو روکے رکھو، اس طرح تم شیطان پر غالب آ جاؤ گے۔ (الترغیب والترھیب، کتاب الادب وغیرہ، باب الترغیب فی الصمت...الخ، رقم ۲۹، ج۳، ص۳۴۱)

(6) مومنوں میں کامل ترین شخص وہ ہے، جو ان میں زیادہ اچھے اخلاق والا ہے اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنے اَہْلِ خانہ کے معاملہ میں بہتر ہو۔ (جامع ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی استکمال الایمان وزیادتہ ونقصانہ، رقم ۲۶۲۱، ج۴، ص۲۷۸)

(7) جو اپنے کسی بھائی کے کسی عیب کو دیکھ لے اور اس کی پردہ پوشی کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس پردہ پوشی کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا۔" (المعجم الکبیر مسند عُقْبَہ بن عامر، رقم ۷۹۵، ج۱۷، ص۲۸۸)

(8) جس کے مال یا جان میں مصیبت آئی، پھر اس نے اسے پوشیدہ رکھا اور لوگوں پر ظاہر نہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اس کی مغفرت فرما دے۔ (المعجم الاوسط للطبرانی، ج۱، ص۲۱۴، حدیث:۷۳۷)

وعیدوں پر مشتمل فرامینِ مُصْطَفٰے:

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جن گُناہوں کی مَذمّت بیان فرمائی اور بچنے کا حکم دیا، ان سے بھی بچنا اِطاعتِ رسول ہے، آیئے! اس ضمن میں بھی چند فرامینِ مُصطفٰے سُنتے ہیں:

(1) دو شَخص ایسے ہیں جن کی طرف اللہ عَزَّوَجَلَّ قِیامت کے دن نَظرِ رحمت نہیں فرمائے گا، قَطعِ رحمی کرنے والا اور بُرا پڑوسی۔ (الجامع الصغیر: ۱/۱۷، حدیث: ۱۶۲)

(2) ظُلم سے بچو! اس لیے کہ وہ قِیامت کے اندھیروں میں سے ہے۔ (الجامع الصغیر: ۱/۱۵، حدیث: ۱۳۶)

(3) فُحُش گوئی سخت دِلی سے ہے اور سخت دِلی آگ میں ہے۔ (سُنَنُ التِّرمِذِی ج۳ ص۴۰۶ حدیث ۲۰۱۶)

(4) بُغْض رکھنے والوں سے بچو، کیونکہ بُغْض دِین کو مُونڈ دیتا (یعنی تباہ کر دیتا) ہے۔ (کنزالعمال، الحدیث: ۵۴۸۶، ج۳، الجزء الثالث، ص۲۸)

(5) جو مُسلمان عہد شِکنی اور وعدہ خِلافی کرے، اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے اور اس کا نہ کوئی فرض قبول ہو گا نہ نفل۔ (صحیح البخاری، کتاب الجزیۃ والموادعۃ، باب اثم من عاھد ثم غدر، الحدیث ۳۱۷۹، ج۲، ص۳۷۰)

(6) جو کسی مومن کو ضَرَر (نقصان) پہنچائے یا اس کے ساتھ مَکْر اور دھوکہ بازی کرے وہ مَلْعُون ہے۔ (سنن الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی الخیانۃ والغش، الحدیث: ۱۹۴۸، ج۳، ص۳۷۸)

(7) جو اپنے کسی مُسلمان بھائی کو اس کے کسی ایسے گُناہ پر عار دِلائے گا، جس سے وہ توبہ کر چکا ہو تو، عار دِلانے والا اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ خُود اس گُناہ کو نہ کر لے۔ (احیاء علوم الدین، کتاب آفات اللسان، الآفۃ الحادیۃ عشر السخریۃ والاستھزاء، ج۳، ص۱۶۳)

اگر ہم بھی بیان کر دہ فرامینِ مُصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر عمل کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہماری زِندگی میں بھی نیکیوں کی مدنی بہار آ جائے گی اور گُناہوں بھری زِندگی سے چُھٹکارا مل جائے گا۔ آیئے! ہم بھی پانچوں نمازیں باجماعت پڑھنے، والدین اور تمام مُسلمانوں سے حُسنِ سُلُوک کرنے

، مُسلمانوں کی دل آزاری سے بچنے، ان کا دل خُوش کرنے، یتیموں پر شفقت اور حسب ِاِستطاعت، اہل وعیال کی مدنی تَربِیَت کرنے، مسلمانوں کو اچھی باتیں بتانے ،ان کی پردہ پوشی کرنے ،مُصیبت پر صَبُر کرنے ، ظُلم وزِیادتی،فُحُش گوئی ، بُغض وکینہ ،وعدہ خلافی ،دھوکہ دَہی وغیرہ گُناہوں سے بچنے کی خُود بھی نِیَّت کرتے ہیں اور دوسرے کو بھی بچائیں گے۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

راشد علی عطاری مدنی
ڈائریکٹر: ھادی ریسرچ انسٹیٹیوٹ انٹر نیشنل
(برانچز: پاکستان، انگلینڈ، ہندوستان)
https://wa.me/923208324094

کتاب کے ساتھ ملنے والے 50 تحقیقی کورسز کی فہرست

(1). مصنف و محقق بننے والوں کے لیے سیکھنے کی 56 اہم باتیں

(2). اصناف واسالیب تحریر کورس

(3). لکھنے سے پہلے سیکھنے والے 20 اہم کام

(4). مضمون نویسی و تخریج کورس

(5). مائیکروسافٹ ورڈ کورس (کمپوزنگ سے پرنٹنگ تک تمام مراحل)

(6). المکتبۃ الشاملۃ (کمپیوٹر اینڈ موبائل، مکمل انسٹالیشن واستعمال)

(7). "المکتبۃ الشاملۃ سے تحریر و تصنیف کے آئیڈیاز"

(8). "تحریر و تصنیف کی منصوبہ بندی"

(9). فن تخریج حدیث (حدیث تلاش کرنے کے 12 پروفیشنل طریقے)

(10). تحریر و تصنیف میں معاون ٹیکنالوجی کورس

(11). سیرت نگاری کے میدانات ورجحانات اور سیرت کے 600 عنوانات مع خاکہ

(12). اربعین نویسی کورس (150 سے زائد اربعینات مرتب کرنے کا آسان طریقہ)

(13). کتابوں، پی ڈی ایف، مخطوطہ جات اور یونیکوڈ کی تلاش

(14). فن حاشیہ نگاری و تحقیق و تخریج کورس (ایک کتاب کی تخریج کا پریکٹیکل)

(15). مقالہ نگاری کورس (انتخابِ عنوان سے تکمیل مقالہ تک کی تفصیلی تربیت)

(16). تیس روزہ فہم و تدبر قرآن پریکٹیکل کورس

(17). فہم و تدبر حدیث کورس

(18). فنّ اشاریہ سازی کورس مع اشاریہ بنانے کی تفصیلی تربیت

(19). تحقیق و تصنیف میں معاون ضروری انسٹالیشن

(20). اہل مدارس کی مستقبل کی پلاننگ

(21). درسِ قرآن کیسے اور کہاں سے دیں؟13 طریقے مع مواد

(22). فنّ تخلیق موضوع

(23). مضمون/کتاب کیسے لکھیں؟

(24). فنّ کتابیات

(25). مختلف علوم وفنون میں کتابیں لکھنے کے منصوبے

(26). علمی و تکنیکی نشست

(27). مقالات و مضامین کی خاکہ سازی (ابواب و فصول بنانا)

(28). مصادرِ علومِ اسلامیہ

(29). علومِ اسلامیہ میں مضمون نگاری

(30). "مطالعہ" کے مفید طریقے اور اہداف مع تحقیقی منصوبے

(31). بلاگنگ اینڈ آرٹیکل رائٹنگ کورس

(32). موبائل میں تحقیق وتصنیف کیسے کریں؟

(33). موسوعات وانسائیکلوپیڈیاز، تعارف اور بنانے کے طریقے

(34). تحریری کاموں پر فری مشاورتی نشست

(35). رائٹنگ پلاننگ کورس

(36). مادر علمی سے رخصتی اور ہمارے اہداف

(37). فن اختصار سازی اور اس کے 125 ہم منصوبے مع پریکٹیکل ٹریننگ

(38). مادر علمی سے رخصتی اور ہمارے اہداف

(39). درسِ سیرت کیسے دیں؟ مع سیرت نگاری وقت کی اہم ضرورت

(40). فقہ حنفی تعارف ودفاعِ امامِ اعظم (موسوعات، کتابیات اور اہم منصوبے)

(41). مبادیاتِ سیرت مع سیرت نگاری کا آغاز وارتقاء

(42). "مصادر سیرت کورس"

(43). "فن تخلیق عنوانات سیرت کورس"

(44). ”عقیدہ ختم نبوت اور تحقیقی منصوبے“

(45). ”مطالعہ سیرت کے لیے معاون کتب“

(46). ”کتابیات سیرت کورس“

(47). ”مقاصد تصانیف مع 1521 مجوزہ عنواناتِ سیرت“

(48). ”کتب ومقالاتِ سیرت کا حصول“

(49). ”تحقیق وتصنیف کیسے سیکھیں؟“

(50). ”مناہج تحقیق کی آسان تفہیم“